بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | بدھ ۳ ذیقعد ۱۴۰۴ھ | یکم ظہور ۱۳۶۳ ہش | یکم اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۷۶

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انبیاء اور اولیاء پر سب سے زیادہ ابتلا نازل ہوتے ہیں

ابتلاؤں نے اُن کی کامل وفاداری اور جانفشانی پر مُہر لگا دی اور اُن کے استقلال کو آشکار کر دکھایا

اللہ تعالیٰ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس کی شاخ تراشی اس غرض سے کرتا کہ تا اس کے برگ و بار میں برکت ہو

"اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء اُن مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے اُنہوں نے پالئے۔ ابتلاء نے اُن کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مُہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں کہ اُن پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے اُن پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربانی مددوں سے بھی جن کا اُن کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک مُنہ چھپا لیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو یکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا اُنہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت موردِ غضب ہیں اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ اُن پر ذرا مہربان نہیں بلکہ اُن کے دشمنوں پر مہربان ہے اور اُن کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت و سختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں اُن پر ہوئیں پر وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا بار اُن پر پڑتا گیا اتنا ہی اُنہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اُسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے اور جس قدر اُنہیں مشکلاتِ راہ کا خوف دلایا گیا اُسی قدر اُن کی ہمت بلند اور شجاعتِ ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزت اور حرمت کا تاج اُن کے سر پر رکھا گیا ..... غرض انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر اُنہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور اُنہیں کی قوت ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے ..... اللہ جل شانہٗ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اُس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اُس کو نابود کر دیوے بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اُس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۱۲-۱۴)

شریعت کورٹ میں ۱۳ ویں روز کی کارروائی

جناب مجیب الرحمٰن نے دلائل پیش کئے

لاہور ۳۱ جولائی۔ وفاقی شریعت کورٹ لاہور نے آج ۱۳ ویں روز لاہور ہائی کورٹ کی عمارت میں مسٹر مجیب الرحمٰن اور تین دوسرے افراد اور کیپٹن ریٹائرڈ عبدالواجد آف لاہوری گروپ کی طرف سے دائر کردہ درخواست کی سماعت جاری رکھی جس میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں صدارتی آرڈیننس کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا ہے کہ یہ قرآن و سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہے شریعت کورٹ کا فل بنچ اس درخواست کی سماعت کر رہا ہے۔ اس میں مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی شامل ہیں۔ مسٹر مجیب الرحمٰن نے جو کہ شریعت پٹیشن نمبر ۱۷ برائے ۱۹۸۴ء کے درخواست گزاروں میں شامل ہیں آج دلائل دیئے ان کے دلائل کل بھی جاری رہیں گے۔

ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی جیورسٹ ایڈووکیٹ وفاقی حکومت کی طرف سے پیش ہوئے۔

مختلف مکاتیب فکر کے نمایاں علماء اور سرکردہ وکلاء کی ایک بڑی تعداد سماعت کے دوران عدالت میں موجود تھی۔

دعائیں تمہارے سب کام سنواریں گی

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ تم یوں سمجھو کہ دعاؤں کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور یہی دعائیں تمہارے سب کام سنواریں گی۔"

(خطبات نور صفحہ ۸۶)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ منافع اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

یکم ظہور ۱۳۶۳ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصال الٰہی کی منزل تک پہنچانے والی برق رفتار سواری

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ٹانگیں اور پاؤں عطا کئے ہیں جن کے ذریعہ وہ زمین پر چلتا اور اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق قرب وجوار کے فاصلے طے کر سکتا ہے اور کرتا ہے لیکن قدرتی حسن سے مالا مال جس کرۂ ارض کو اس کا مستقر بنایا گیا ہے وہ بہت وسیع وعریض ہے۔ اس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پیدل جانا اس کے لئے ممکن نہ تھا اس لئے اس نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں اور صلاحیتوں کو کام میں لاکر بتدریج ایسی سواریاں ایجاد کیں جن میں بیٹھ کر وہ دور دراز کے فاصلے طے کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ کم سے کم وقت میں بسہولت جا اور آسکے۔

ابتداء میں اس نے طاقتور جانوروں کو سدھا کر ان سے کام لیا۔ چنانچہ اس نے بیل اور گھوڑا گاڑیاں بنائیں اور ان سے رسل ورسائل کا کام لیا لیکن ان گاڑیوں کی مدد سے کرۂ ارض کی وسعتوں میں گھومنا پھرنا اس کے لئے ممکن نہ تھا اس کا شوق سفر اسے رسل ورسائل کے نئے ذرائع دریافت کرنے اور ایجاد کرنے پر ابھارتا رہا چنانچہ اس نے کائنات میں موجود طاقت کے نئے ذخائر سے کام لے کر نئی سواریاں ایجاد کیں۔ چنانچہ وہ درجہ بدرجہ ہوا، پانی، اور آگ کو کام میں لاکر بادبانی کشتیاں، سٹیم انجن کی مدد سے چلنے والے بحری جہاز اور ریل گاڑیاں بنائے اور ایک ملک سے دوسرے ملک اور ایک براعظم سے دوسرے براعظم میں جانے اور آنے لگا۔

انسان کے ذوق سفر اور سیر وسیاحت کی اس سے بھی تسکین نہ ہوسکی۔ چنانچہ اس نے عناصر اربعہ میں موجود اور زمین کی پہنائیوں میں مستور انرجی کے نئے ذخائر دریافت کر کے انہیں اپنی خدمت پر لگایا اور سطح زمین اور سطح سمندر پر ہی نہیں بلکہ فضائے بسیط کی وسعتوں اور بلندیوں میں چلنے والی برق رفتار گاڑیاں الیکٹرک ٹرینیں، موٹر گاڑیاں اور ہوائی جہاز ایجاد کئے جن سے اس کے لئے کرۂ ارض کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کم سے کم وقت میں آنے جانے اور گھومنے پھرنے کی راہیں استوار ہوتی چلی گئیں اور آج کرۂ ارض کا کوئی کونہ ایسا نہیں جو انسان کی دسترس سے باہر ہو۔ کرۂ ارض کا کونہ کونہ چھاننے سے بھی انسان کے ذوق سفر اور سیر وسیاحت کی امنگ پوری نہ ہوسکی۔ چنانچہ اس نے کائنات کی وسعتوں میں جانے اور دوسرے سیاروں تک پہنچنے اور ان میں گھوم پھر کر قدرتی حسن وجمال کے نئے مناظر سے لطف اندوز ہونے کی ٹھانی اس نے خلائی جہاز بنائے اور اب وہ خلا کی ناپیدا کنار وسعتوں میں گھوم رہا ہے اور چاند کی سطح پر اترنے کے بعد کروڑوں میل دور سیاروں کی جانب اس کا معلوماتی سفر جاری ہے اور اس کے لئے وہ نت نئی سواریاں ایجاد کرنے میں ہمہ تن مصروف ہے۔

اس میں شک نہیں اللہ تعالیٰ نے شروع ہی سے انسان کو آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں پوشیدہ طاقتوں کے بارہ میں غور وفکر سے کام لینے کا حکم دیا تھا اور انسان نے اس بارہ میں غور وفکر سے کام لے کر رسل ورسائل کے نت نئے ذرائع دریافت اور ایجاد کئے اور کرتا چلا گیا۔ لیکن ازل سے اسے ایک اور سفر اختیار کرنے کا بھی حکم دیا گیا تھا اور وہ سفر فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (الذّٰریٰت آیت ۵۱) کی رو سے اس انتہائی وسیع وعریض اور غایت درجہ حسین وجمیل کائنات کے خالق کی طرف دوڑنے اور اس کی جناب میں بار بار حاضر ہونے اور اس کے لطف وعنایات سے بہرہ ور ہونے سے متعلق تھا۔ اس سفر کو طے کرنے اور منزل مقصود تک پہنچنے کا مرکب یا سواری بھی خدا نے انسان کو خود عطا کی تھی اور کی ہوئی ہے لیکن انسان نے اس طرف بہت کم توجہ کی اور اس طرح اپنے خالق ومالک سے دور ہوتا چلا گیا۔ وہ اگرچہ اپنی ایجاد کردہ عجیب وغریب سواریوں کی مدد سے خلا کی پہنائیوں میں جا پہنچا ہے لیکن خالق کائنات سے برگشتہ ہونے کے باعث تباہی کے راستہ پر گامزن ہے۔

خدا تک پہنچانے والی سواری کونسی ہے؟ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) اس سواری اور اس کی برق رفتاری سے آگاہ کرتے اور اس مبارک سفر کے غایت درجہ وسیلہ ظفر ہونے کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَرْكَبٌ يُّوْصِلُ الْعَبْدَ اِلٰى رَبِّ الْعِبَادِ۔ فَيَصِلُ بِهَا اِلٰى مَقَامٍ لَا يَصِلُ اِلَيْهِ عَلٰى صَهَوَاتِ الْجِيَادِ۔ وَصَيْدُهَا لَا يُصَادُ بِالسِّهَامِ۔ وَسِرُّهَا لَا يَظْهَرُ بِالْاَقْلَامِ۔ وَمَنِ الْتَزَمَ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةَ فَقَدْ بَلَغَ الْحَقَّ وَالْحَقِيْقَةَ۔ وَاَلْفٰى الْحِبَّ الَّذِىْ هُوَ فِىْ حُجُبِ الْغَيْبِ۔ وَنَجَا مِنَ الشَّكِّ وَالرَّيْبِ۔ فَتَرٰى اَيَّامَهٗ غُرَرًا وَّكَلَامَهٗ دُرَرًا وَّوَجْهَهٗ بَدْرًا وَّمَقَامَهٗ صَدْرًا وَّمَنْ ذَلَّ لِلّٰهِ فِىْ صَلَوَاتِهٖ اَذَلَّ اللّٰهُ لَهُ الْمُلُوْكَ وَيَجْعَلُ مَالِكًا هٰذَا الْمَمْلُوْكَ۔

(اعجاز المسیح صفحہ ۱۶۲، ۱۶۳)

ترجمہ:۔ نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندہ کو پروردگار عالم تک پہنچاتی ہے۔ اس کے ذریعہ انسان ایسے مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں گھوڑوں کی پیٹھوں پر بیٹھ کر نہ پہنچ سکتا۔ اور نماز کا شکار (مراد ثمرات) تیروں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا راز قلموں سے ظاہر نہیں ہوسکتا۔ اور جس نے اس طریق کو لازم پکڑا اس نے حق اور حقیقت کو پالیا اور اس محبوب تک پہنچ گیا جو غیب کے پردوں میں ہے اور اس نے شک وشبہ سے نجات حاصل کرلی۔ پس تو دیکھے گا اس کے دن روشن ہیں اور اس کی باتیں موتیوں کی مانند ہیں اور اس کا چہرہ چودھویں کا چاند ہے۔ اس کا مقام صدر نشینی ہے۔ جو شخص نماز میں اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی سے جھکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بادشاہوں کو جھکا دیتا ہے اور اس مملوک بندہ کو مالک بنا دیتا ہے۔

فی زمانہ دنیا وصال الٰہی کی منزل تک پہنچانے والی اس سواری کی برق رفتاری اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات سے بے خبر ہے۔ کوئی وصال الٰہی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ پاک صاف اور مطہر نہ ہوجائے۔ اس سواری یعنی الصلوٰۃ کی سب سے نمایاں خوبی ہی یہ ہے کہ یہ انسان کو پاک وصاف اور مطہر بنا کر انسان کو پروردگار عالم تک پہنچا دیتی ہے۔ دنیا والے آواز سے بھی کہیں زیادہ تیز رفتار سواریاں ایجاد کر کے السماء الدنیا کی بلندیوں میں تو جا پہنچے ہیں لیکن ہنوز خلاؤں میں ہی بھٹک رہے ہیں۔ اس منزل تک پہنچنا ان کے مقدر میں نہیں ہے جو چرخ نیلی فام سے بھی پرے ہے۔ حتیٰ کہ ستاروں کی حیثیت اس منزل کی گرد راہ سے زیادہ نہیں ہے۔

دنیا والوں کو "الصلوٰۃ" کی انتہائی تیز رفتار سواری میں سوار کرانے اور اس طرح انہیں وصول الی اللہ کی منزل تک پہنچا کر ان کی تقدیر بدلنے کی ذمہ داری اس زمانہ میں ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ یہ ذمہ داری اسی صورت میں ادا ہوسکتی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اس گاڑی میں سوار ہو کر خود وصال الٰہی کی منزل تک پہنچے اور دنیا کے سامنے اس کا عملی نمونہ پیش کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق عطا کرے اور نسلاً بعد نسلٍ عطا کرتا چلا جائے۔ آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ تاریخ

مامورین الٰہی کی انتہائی شدید مخالفت اور اس کا

عبرتناک انجام

قسط نمبر ۲ آخری

مکرم سراج الحق قریشی
ایم اے - ربوہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین حق کی تبلیغ سے باز رکھنے کی تیسری کوشش شعب ابی طالب کی صورت میں ملتی ہے۔ قریش نے یہ تدبیر سوچی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے خاندان کو محصور کر کے تباہ کر دیا جائے۔ چنانچہ تمام قبائل نے ایک معاہدہ مرتب کیا کہ "کوئی شخص نہ خاندان بنی ہاشم سے قرابت کرے گا۔ نہ ان کے ہاتھ خرید و فروخت کرے گا۔ نہ ان سے ملے گا۔ نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دے گا۔ جب تک وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کے لئے ہمارے حوالے نہ کر دیں۔"

یہ معاہدہ منصور بن عکرمہ نے لکھا تھا۔ اور اسے کعبہ میں آویزاں کر دیا گیا تھا۔

مکی زندگی میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف سرداران قریش مکہ کی طرف سے آخری خطرناک ترین کوشش آپؐ کے خلاف قتل کے متفقہ فیصلہ کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ جس کا فیصلہ دار الندوہ میں ہوا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش مکہ کی طرف سے کمزور اور غریب مومنوں پر انتہائی المناک مظالم کی وجہ سے خدا کے حکم کے مطابق مومنوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی اور خدا تعالےٰ کے وہ مومن بندے خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین کی خاطر اپنا گھر بار۔ اپنی جائیدادیں اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے (سوائے حضرت ابوبکرؓ کے خاندان اور حضرت علیؓ کے) چنانچہ جب مومن مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو قریش کو یہ اندیشہ ہوا کہ اس طرح تمام مومنوں کا وطن سے بے وطن ہو جانا ضرور کوئی رنگ لائے گا۔ علاوہ ازیں ان کو یہ بھی غصہ تھا کہ ان کا شکار ان کے ہاتھوں سے نکلا جاتا ہے اس لیے انہوں نے سوچا کہ کوئی ایسی تدبیر کریں۔ جس سے یہ سلسلہ ہمیشہ کے لیے مٹ جائے اور ان کے مظالم کی پاداش کا کوئی سوال باقی نہ رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ میں تھے۔ مکہ والوں نے دیکھا کہ یہ موقع بہت اچھا ہے سب مومن جا چکے ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اب گویا اکیلا تن تنہا ہے۔ چنانچہ وہ اس خیال سے اپنی مشورہ گاہ دار الندوہ میں جمع ہوئے۔ اس مشورہ میں تقریباً ایک سو اہل الرائے افراد نے شرکت کی، جن میں تمام عمائدین قریش۔ سپہ سالار اور کعبہ کے متولی شامل تھے۔ ان میں سے جن ارکان کے نام ابن اسحاق، ابن خلدون، ابن اثیر ابن سعد اور علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتب میں درج کیے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل تھے۔

عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابوسفیان
تیامہ بن عدی، جبیر بن مطعم۔ الحارث
بن عامر، النظر بن الحارث، عبد العزیٰ
ابو البختری۔ زمعتہ بن الاسود۔ حکیم
بن حزام۔ ابوجہل۔ نبیہ بن الحجاج
منبہ بن الحجاج۔ امیہ بن خلف۔
حبیب بن مطعم، ربیعہ بن الاسود
طلیحہ بن عدی۔ عاص بن وائل۔
عقبہ بن ابی معیط۔ ولید بن مغیرہ

وغیرہ دار الندوہ کی خفیہ کارروائی قریش کی معمر ترین شخصیت شیخ نجدی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ شیخ نجدی کا ذکر تاریخ میں نہ اس واقعہ سے قبل کہیں ملتا ہے اور نہ بعد میں۔ ابن اثیر کی روایت کے مطابق ابلیس شیخ نجدی کی صورت میں دار الندوہ کے دروازے پر آیا اور اپنی اچانک آمد کی غرض بہتر اور صائب مشورہ قرار دی۔

(الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۲)

چنانچہ اس کی زیر صدارت یہ مسلمان کی مجلس میں پیش ہوا۔

"اس شخص (محمد صلعم) کا معاملہ تو دیکھ ہی چکے ہو۔ واللہ اب ہمارے سوا دوسرے لوگ اس کے پیرو ہو چکے ہیں۔ ان کی معیت میں ہم اپنے اوپر حملہ سے بے خوف نہیں رہ سکتے۔ اس لیے سب مل کر متفقہ رائے سوچو۔"

چنانچہ ایک سردار نے یہ تجویز پیش کی۔

"اسے لوہے کی ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑ کر کہیں بند رکھو اور اس کی موت کا انتظار کرو۔"

مگر شیخ نجدی نے اس تجویز کی مخالفت میں کہا کہ:۔

"نہیں واللہ! یہ رائے ٹھیک نہیں۔ اگر تم نے اسے قید رکھا تو اس کا حکم بند دروازے کے باہر اس کے ساتھیوں کی طرف جائے گا۔ قرین قیاس یہ ہے کہ وہ تم پر حملہ کریں گے اور اسے چھین کر لیجائیں گے۔"

اس پر ایک اور سردار نے یہ رائے پیش کی۔ کہ

"اسے اپنے پاس سے نکال دیں اور اپنی بستیوں سے جلا وطن کر دیں۔ جب یہ ہمارے پاس سے نکل جائے گا تو۔ واللہ تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے کہ کہاں جاتا ہے اور کہاں بستا ہے۔"

مگر شیخ نجدی نے اس رائے کو رد کرتے ہوئے کہا۔

"واللہ تمہاری یہ رائے بھی ٹھیک نہیں۔ وہ قبائل عرب میں اپنے شیریں کلام و گفتار سے غلبہ حاصل کر لے گا۔"

اس پر ابوجہل نے اپنی رائے ان الفاظ میں پیش کی۔ کہنے لگا۔

"میری اس کے متعلق ایک ایسی رائے ہے۔ جس کا میرے علاوہ تم میں سے کسی کو بھی علم نہیں۔"

سب عمائدین نے بیک زبان کہا:۔

"ابوالحکم وہ کیا ہے؟"

ابوجہل نے کہا۔

"میری رائے یہ ہے کہ ہر قبیلے میں سے ایک جوان مرد، نوعمر، قوی اور شریف النسب لے لیں۔ ہر ایک کے ہاتھ میں ایک تلوار دے دیں۔ یہ سب اس کے پاس جا کر تلواریں ایک ساتھ اس طرح ماریں کہ گویا ایک شخص کا ہی وار ہے اور اسے قتل کر دیں۔ اس طرح اس کا خون تمام قبیلوں میں بٹ جائے گا بنی عبد مناف اپنی قوم کے تمام افراد سے جنگ نہ کر سکیں گے اور ہم سے خون بہا لینے پر راضی ہو جائیں گے۔"

شیخ نجدی نے ابوجہل کی اس رائے کو صائب اور عمدہ قرار دیا اور سردارانِ عرب نے اس رائے پر اتفاق کر لیا۔

(ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۰۲)

چنانچہ آپؐ پر حملہ کا دن اور وقت مقرر کرنے کے بعد یہ کارروائی ختم ہو گئی۔ مشورہ کے اس دن کا نام تاریخ میں "یوم الزحمۃ" کے نام سے موسوم ہے۔

(ابن کثیر تفسیر سورۃ انفال)

مگر قدرت کے فیصلے بھی انوکھے ہوتے ہیں۔ ادھر دشمن خفیہ رنگ میں سردارِ دو عالمؐ کے خلاف (نعوذ باللہ) قتل کا دن اور وقت مقرر کرتے ہیں اور ادھر ربّ العزت عرشِ الٰہی پر اپنے پیارے رسولؐ کی حیات جاودانی، دینِ حق کی کامرانی اور دشمنانِ دین کی ناکامی کا فیصلہ صادر فرماتا ہے۔ چنانچہ نبی کریمؐ کو اللہ تعالیٰ نے دشمنانِ دین کی اس مشاورت اور ان کے فیصلے کی ان الفاظ میں خبر دی۔

"وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝"

(الانفال ۳۱)

"اور اے رسول اس وقت کو یاد کر جبکہ کفار تیرے متعلق تدبیریں کر رہے تھے کہ تجھے ایک جگہ محصور کر دیں یا تجھ کو نکال دیں یا تجھے قتل کر دیں۔ اور وہ بھی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا۔ اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں سے سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا آپؐ کے ساتھ وعدہ تھا کہ

"وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ"

(المائدہ آیت: ۶۹)

اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا

اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو دشمنوں کی ان خطرناک تدبیروں کے متعلق ان الفاظ میں تسلی دی۔ فرماتا ہے:۔

"وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝" (النحل ۱۲۸)

"تو ان پر غم نہ کھاؤ اور ان کی تدبیروں کی وجہ سے تنگی محسوس نہ کر۔"

عجیب تصرفِ الٰہی ہے کہ قریش مکہ جو تاریخ آپؐ کے قتل کے لیے مقرر کرتے ہیں وہی تاریخ آپؐ کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی مقرر ہوتی ہے۔ ابوجہل کی تجویز کے مطابق قریش کے نوجوان نبی کریمؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے عین مطابق اپنے رسولؐ کی حفاظت فرماتا ہے اور قریش آپؐ کے محاصرہ اور تعاقب میں ناکام ہو جاتے ہیں اور آپؐ بحفاظت مدینہ تشریف لیجاتے ہیں۔ مختلف تواریخ کے مطالعہ سے یہ حقیقت بھی عیاں ہوتی ہے کہ دار الندوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو متفقہ قرارداد پاس ہوئی وہ ۷ ستمبر ۶۲۲ عیسوی کی صبح تھی۔ ادھر قریش نے یہ فیصلہ کیا اور ادھر خدا تعالیٰ نے آپؐ کو ہجرت کی اجازت دے دی۔ چنانچہ اسی روز دوپہر کے وقت آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو اس کے متعلق تیاری کے بارے میں ہدایات دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیشک دارالندوہ میں ایک سو کے قریب عمائدین قریش اور کفارِ مکہ شریک ہوئے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی ذات، رحیم و کریم بھی ہے اور حکیم و علیم بھی ہے۔ اس مشاورت میں حکیم بن حزام اور ابوسفیان جیسے عمائدین بھی شامل تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے بعد میں ہدایت دی اور انہیں دینِ حق قبول کرنے کی توفیق مل گئی۔ خدا تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق مہلت ضرور دیتا ہے۔ مگر وہ جو اسکی مہلت سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ ضرور خدا تعالیٰ کی شدید گرفت میں آتے ہیں چنانچہ ان عمائدین قریش اور دشمنان دین میں (۹) بدترین دشمن خدا اور دشمنِ رسولؐ ایسے بھی تھے جن کو ائمۃ الکفر کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ ائمۃ الکفر مندرجہ ذیل تھے۔ عاص بن وائل۔ ولید بن مغیرہ ابوجہل۔ امیہ بن خلف۔ عقبہ بن ابی معیط، عقبہ بن ربیعہ۔ شیبہ بن ربیعہ۔ النظر بن الحارث اور ابولہب۔

چنانچہ باقی شرکائے دارالندوہ کو چھوڑتے ہوئے ہم تاریخ سے ان (۹) ائمۃ الکفر کا دردناک اور حسرت ناک انجام خدائے قادر و توانا اور جبار و قہار کی تدبیر کے مطابق دیکھتے ہیں ہجرت کے بعد یہ لوگ ذلت اور موت کا شکار ہونا شروع ہوئے۔

۱۔ عاص بن وائل: ہجرت کے دوسرے ماہ پاؤں میں اچانک کانٹا چبھ جانے اور پاؤں سوج جانے سے مر جاتا ہے۔

۲۔ ولید بن مغیرہ: ہجرت کے تیسرے ماہ پاؤں میں تیر چبھ جانے کے نتیجہ میں ہلاک ہو جاتا ہے

۳۔ ابوجہل: جسے قوم ابوالحکم یعنی دانائی کا باپ کہتی تھی۔ اور جسے نبی کریمؐ نے اپنی اُمت کا فرعون قرار دیا تھا۔ اور جو تمام دشمنوں میں سے بدترین دشمن اور راس المعاندین تھا۔ موت اسے میدانِ بدر میں کھینچ کر لاتی ہے۔ اور میدانِ بدر میں قریش کے مضبوط حصار میں ہونے کے باوجود دو انصاری بچے معاذؓ بن عمرو اور معوذؓ بن عفراءؓ اس پر اچانک حملہ کر کے اسے زمین پر شدید زخمی حالت میں گرا دیتے ہیں۔ اور ابنِ مسعودؓ اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اس کا سر کاٹ دیتے ہیں۔

۴۔ عقبہ بن ابی معیط: اس کو جنگ بدر میں حضرت عبداللہ بن سلام نے قید کیا۔ مگر عاصمؓ بن ثابت انصاری نے اسے قتل کر دیا۔

۵۔ النظر بن الحارث:۔ یہ وہ دشمن خدا تھا جو قرآن کریم کی آیات کو اساطیر الاولین کہا کرتا تھا۔ جنگ بدر میں موت اسے بھی کھینچ لائی، اسے بھی قید کر لیا گیا۔ مگر حضرت علیؓ نے اس کو اس کے جرموں کی پاداش میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۶۔ عتبہ بن ربیعہ: جنگ بدر میں شامل نہیں ہونا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے بھائی شیبہ نے اس سے کہا کہ اگر ہم نے قوم کو چھوڑا تو یہ ہمارے لیے گالی بن جائے گا۔ پس تو اپنی قوم کے ساتھ جنگ کے لیے چل۔ چنانچہ وہ ان کے ساتھ چل پڑا۔ اور جنگِ بدر میں اوّلین مبارزت میں عتبہ میدان میں نکلا۔ حضرت عبیدہؓ بن حارث بن المطلب نے اس کا مقابلہ کیا۔ حضرت عبیدہؓ زخمی ہو گئے۔ مگر حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے عتبہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۷۔ شیبہ بن ربیعہ:۔ جنگِ بدر میں اس کا مقابلہ حضرت حمزہؓ کے ساتھ ہوا اور حضرت حمزہؓ نے اسے قتل کر دیا۔

۸۔ امیہ بن خلف:۔ وہ دشمن دین حق تھا جو حضرت بلالؓ پر بدترین مظالم توڑنے میں مشہور تھا۔ جنگ بدر میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اس کے ساتھ ایک وعدہ کو نبھانے کی غرض سے اس کو بچانے کی کوشش کی مگر حضرت بلالؓ نے اس کو دیکھ کر بلند آواز سے انصار کو پکار کر کہا "یا انصار اللہ! رأس الکفر رأس الکفر! اُمیۃ بن خلف۔ لا نجوت ان نجا" چنانچہ مسلمانوں نے اس کو گھیر لیا۔ حضرت عبدالرحمٰن اس کو بچانے کی خاطر اس پر لیٹ گئے۔ مگر صحابہؓ نے اس کو ان کے نیچے سے مار دیا۔ اس کا بیٹا بھی قتل ہو گیا۔

(ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۲۸)

۹۔ ابولہب:۔ نبی کریمؐ کا حقیقی چچا تھا۔ مگر ابوجہل کی طرح بدترین دشمن حق تھا۔ قرآن کریم میں اس کے بد انجام پر مشتمل سورۃ اللہب کے نام سے موسوم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب میں پیش پیش رہتا تھا۔ روایات کے مطابق اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کو ابولہب کا نام دیا گیا تھا۔ جنگِ بدر میں اس نے شرکت نہیں کی۔ لیکن ابن اثیر کے مطابق مکہ میں قریش کی میدان بدر میں عبرتناک شکست کی خبر پہنچنے کے نو دن بعد مر گیا۔ ایک روایت کے مطابق اُمّ فضل نامی ایک عورت نے لکڑی سے ایسا مارا کہ سات دن بعد مر گیا۔ لیکن ایک اور روایت کے مطابق یہ مرض عرصہ (چیچک کی قسم) میں مبتلا ہو کر اپنے انجام کو پہنچا۔

یہ ائمۃ الکفر جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے میدانِ بدر میں اپنے بدترین انجام کو پہنچے۔ میدانِ بدر اہلِ مکہ کے لیے مقتلِ قریش ثابت ہوا۔ ابوجہل نے جنگ سے قبل بڑے تکبر کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا تھا۔

"ھذا ایضاً نبیٌ من بنی عبد المطلب۔ سیعلم غداً من المقتول"

"کہ یہ (محمد صلعم) بنو عبد المطلب میں سے نبی بنا پھرتا ہے۔ لوگوں کو کل علم ہو جائے گا کہ کون مقتول ہے۔

(ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۲۱)

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی بڑ مارنے والا یہ بدترین دشمنِ حق انتہائی ذلت کی حالت میں قتل ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جب ابوجہل کے قتل کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپؐ سجداتِ شکر بجا لائے اور پھر ابن مسعودؓ کے ساتھ ابوجہل کی طرف چل پڑے اور اس کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا

"الحمد للہ الذی اخزاک یا عدو اللہ۔ ھذا کان فرعون ھذہ الامۃ"

"سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اسے دشمن خدا تجھ کو ذلیل کیا۔ یہ اس امت کا فرعون تھا:

ایک روایت کے مطابق آپؐ نے اس کو رأس قاعدۃ الکفر قرار دیا اور اس کی تلوار ابن مسعودؓ کو دے دی۔

حضرت قتادہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ان لکل امۃ فرعوناً وان فرعون ھذہ الامۃ ابوجھل۔

"یقیناً ہر امت کا ایک فرعون ہوتا ہے اور یقیناً اس امت کا فرعون ابوجہل تھا:

(سیرۃ حلبیہ الجزء الثالث صفحہ ۱۸۴-۱۸۵)

جنگ بدر میں قتل ہونے والے اس قدر بدنصیب تھے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بدترین دشمنی اور ایذا رسانی کی وجہ سے ان کے خلاف دعا فرمائی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

"استقبل النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ فدعا علی نفر من قریش شیبۃ وعتبۃ والولید وابی جھل بن ھشام وھلاکھم"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رُخ کر کے قریش کے کچھ لوگوں یعنی شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل بن ہشام کی ہلاکت کے لیے دعا کی

(بخاری کتاب المغازی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان معاندین حق کو جو دین حق کو مٹانے کی خاطر میدانِ بدر میں آئے تھے۔ دیکھا تو صحابہؓ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"ھذہ مکۃ قد القت الیکم افلاذ کبدھا"

"کہ مکہ نے اپنے لختِ جگر تمہارے سامنے لا پھینکے ہیں"

(ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۲۱)

مکہ کے یہ لختِ جگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں جنگِ بدر میں قتل ہوئے۔ نبی کریمؐ نے صحابہؓ کرام کو حکم دیا کہ ان کی لاشوں کو ایک گڑھے میں پھینک دیا جائے۔ چنانچہ عتبہ، شیبہ اور ابوجہل وغیرہ کی لاشوں کو ایک گڑھے میں پھینک دیا گیا۔ (سوائے امیہ بن خلف کے کیونکہ اس کی لاش ذرع میں پھول چکی تھی۔ اسے اسی جگہ پر اس پر مٹی اور پتھر ڈال کر دفن کر دیا گیا) چنانچہ جب ان کو گڑھے میں ڈالا جا چکا تو نبی کریمؐ نے ان کو یوں مخاطب فرمایا:۔

"یا اھل القلیب بئس عشیرۃ النبی کنتم کذبتمونی وصدقنی الناس۔ ثم قال یا عتبۃ، یا شیبۃ، یا امیۃ بن خلف، یا ابا جھل بن ھشام وعدد من کان فی القلیب، ھل وجدتم ما وعدکم ربکم حقاً؟ فانی قد وجدت ما وعدنی ربی حقاً"

(ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۲۹)

"اے اہل قلیب (گڑھے والو) تم لوگ اپنے نبی کے لیے بدترین اہل خاندان تھے۔ تم نے میری تکذیب کی اور دوسرے لوگوں نے میری تصدیق کی۔ پھر آپؐ نے عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف، ابوجہل اور گڑھے میں پڑے ہوئے ایک ایک کو نام لے کر کہا "کیا تم نے جو تمہارے ربّ نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ سچ پایا؟ پس یقیناً میں نے جو میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا اسے سچ پایا ہے

حقیقی جماعت

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ ۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپؐ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپؐ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۳۶)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا

ایک درخشاں واقعہ

-: ابوالمعظم۔ فیصل آباد :-

جب سرزمین مکہ تخم ریزیِ حق کے لئے سنگلاخ واقع ہوئی اور قبول حق سے اکثریت نے انکار کی راہ پکڑلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیرون مکہ اشاعت دین کا قصد فرمایا تاکہ نورِ حق سے لوگوں کے دل منور ہوں۔ آپؐ کی نگاہ انتخاب طائف کے علاقہ پر پڑی جو سرسبزی شادابی اور فراوانیِ وسائل کی بناء پر بظاہر ایسے حالات نظر آتے تھے کہ اس وادی کے لوگ قبولِ حق کے لئے مستعد ہونگے لیکن یہ سرزمین مکہ سے بھی زیادہ پتھریلی نکلی اور صداقت وحقانیت قبول کرنے میں اس نے اپنے دامن کو وا نہ کیا وہ روحیں بنجر و ویران رہنے پر مصر ہوگئیں بلکہ اس علاقہ کے باسیوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایسا انسانیت سوز سلوک کیا جو کہ پوری زندگی کسی نے آپؐ کے ساتھ روا نہیں رکھا تھا۔ اہل مکہ نے راہ حق میں مصائب کے پہاڑ توڑے۔ لیکن جو مخالفت حق کا مظاہرہ آسمان نے اس خطۂ خاک پر دیکھا وہ چشم فلک نے کہیں نہیں دیکھا ہوگا عربی اخلاق واقدار کو بالائے طاق رکھا گیا۔ وہ عرب جو مہمان پر سب کچھ قربان کر دیتے تھے اور ان کی حفاظت کے لئے ایسی بھی جنگیں لڑی گئیں جو سالوں اور برسوں پر محیط ہو گئیں۔ آج اس خطۂ ارض پر کوئی مہمان نوازی کو تیار نہیں تھا۔ مہمان جن کے پاس ٹھہرا وہ بھی دشمن جان بن گئے۔ ایسا کیوں ہوا؟ عرب جو اپنے اصولوں پر مر مٹنے والے لوگ تھے آج کیوں اصول شکن بن گئے؟ اس لئے کہ وہ کلمۂ توحید کو سننا نہیں چاہتے تھے اور وہ توحید سے وابستہ نظام دین کو اپنانے کے خلاف تھے وہ اپنی بے دینی اور بے راہ روی کو ہی نجات خیال کرتے تھے۔ اس صدائے حق میں ان کے باطل معبودوں کی تباہی و بربادی تھی۔ وہ اپنے زعم باطل میں آج ایک فریضہ سرانجام دے رہے تھے اور جو بتوں اور غلط رسومات کی حفاظت کا فریضہ تھا۔ یہ فریضہ ان کے نزدیک تمام نیکیوں سے بڑھ کر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ جن کی پوری زندگی ظلم و زیادتی کا آئینہ دار تھی اور نیکی کسی گوشۂ حیات میں نہ تھی۔ وہ مستعد ہو گئے کہ آج وہ بھی کوئی کار خیر سرانجام دے لیں کیونکہ ان کے رؤسا اور مذہبی پیشوا نے "معصوم اور پاکباز وجود" پر سنگ باری کرنا نیکی کا عمل قرار دیا تھا۔ ہوا یوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف۔ ترویج و اشاعت حق کے لئے تشریف لائے۔ سرداران طائف کو قبول حق کی دعوت دی۔ ابن عبد یالیل اور اسکے رفقاء نے دعوت حق کو ٹھکرا دیا اور طنزاً یہ کہا "اما وجد اللہ احدا یرسلہ غیرک" کیا خدا کو تمہارے سوا اور کوئی رسول نہ ملا۔ جس کو پیغمبر بنا کر بھیجتا۔ انہوں نے آپؐ کی تضحیک و تحقیر میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ طائف کے اوباش اور بدکردار لڑکوں اور غلاموں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے آپؐ پر کیچڑ پھینکا اور سنگ و خشت باری شروع کر دی۔ کس پر؟ اس جسم مقدس پر جس کے بقاء پر تمام کرۂ ارض کی سعادت و ہدایت موقوف تھی۔ پتھروں کی بوچھاڑ نے زخمی کر دیا اور پیشانی مبارک کا خون بہہ کر پائے مبارک کو رنگین کر رہا تھا۔ کافی دور تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ لیکن اس دوران اس وجود پاک کی زبان مقدس پر یہ دعا تھی۔ اللھم الیک اشکو ضعف قوتی وقلۃ حیلتی وھوانی علی الناس یا ارحم الراحمین۔

بحرم عشق توام می کشند و غائیت
تو تیز بر سر بام آمد خوشتر تماشائیت

اس واقعہ کی سختی اور شدت نے آپؐ کے قلب و ذہن پر گہرا اثر ڈالا اور راہ حق کے دکھوں کے مقابل پر یہ دکھ زندگی بھر نمایاں رہا۔ جس کا اندازہ اس روایت سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے دریافت فرمایا ھل اتی علیک یوم کان اشد من یوم احد۔ یوم احد سے بڑھ کر بھی کوئی مصیبت و شدت کا دن آپؐ پر آیا ہے۔ فرمایا ہاں یوم العقبہ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل فلم یجبنی الی ما اردت۔ وہ دن احد کے دن سے بھی میرے واسطے اشد تھا۔ تن تنہا بے یار و مددگار طائف کی گھاٹیوں میں پھر رہا تھا اور ایک انسان بھی نہ تھا جو مجھ پر ہمدردی اور ترس کی نظر ڈالتا (مسلم)

خدائی پیش خبریوں کے عین مطابق فتح مکہ کا واقعہ دنیا میں رونما ہوا۔ اور ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا کامل ظہور ہوا جس کے بعد توثیق کر اسلامی نے طائف کا محاصرہ کیا۔ مدت محاصرہ طوالت پکڑ گئی۔ مختلف مصالح متقاضی ہوئے اور حصار طائف اٹھایا تو لوگوں نے کہا ادع اللہ علی ثقیف۔ ثقیف کے لئے اللہ سے دعا کریں فرمایا اللھم اھد ثقیف وأت بھم۔ خدایا ثقیف کے دلوں کو حق کے لئے کھول دے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ فتح مکہ کے بعد جب وفود عرب کی آمد مدینہ میں شروع ہوئی تو وفد ثقیف بھی مدینہ آیا۔ وفد کا سردار وہی ابن عبد یالیل تھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدسلوکی سے پیش آیا تھا۔ اور سنگ باری کا محرک اول تھا۔ ان کے قیام کا مسئلہ سامنے آیا تو حضور انور رحمت دو عالمؐ نے ان کو مسجد میں ٹھہرانے کا فیصلہ فرمایا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا۔ انزلھم فی مسجد وھم مشرکون۔ آپؐ ان کو مسجد میں ٹھہراتے ہیں حالانکہ وہ مشرک ہیں" آپؐ نے جواباً فرمایا زمین انسانوں کے لمس و قیام سے ناپاک نہیں ہوتی۔ نجاست، دل کی نجاست اور گندگی، اعتقاد کی گندگی ہے۔ ابوداؤد امام احمد طبرانی وغیرہ نے اس واقعہ کو مختلف روایات سے بیان کیا ہے یہ بھی یاد رہے کہ یہ وفد رمضان المبارک میں وارد مدینہ ہوا تھا۔ مغیرہؓ بن شعبہ نے وفد کو ٹھہرانے اور خدمت کی درخواست کی کیونکہ بوجہ قومی آپ اپنا حق خیال کرتے تھے اس پر آنحضرت نے فرمایا "ان کی خدمت و تکریم سے میں نہیں روکتا لیکن ایسی جگہ ٹھہراؤ جہاں سے وہ قرآن سن سکیں" (زاد المعاد)

چنانچہ وفد ثقیف کو مسجد نبویؐ میں ٹھہرایا گیا یہ بھی یاد رہے کہ یہ وفد عاجزانہ اور مفتوحانہ نہیں آیا تھا اور نہ یہ بات تھی کہ عجز و درماندگی کی وجہ سے بہ نظر تالیف قلب و اعزاز و تکریم مخالف ٹھہرایا ہو۔ یہ لوگ مشرک تھے اور شدید مخالف تھے۔ جب یہ وفد مدینہ آیا ہوگا تو آنحضرتؐ کی نظر کے سامنے مصائب کے تمام مناظر گزر رہے ہونگے جو ان کے ہاتھوں سے آپؐ کو سہنے پڑے لیکن قطع نظر ان کے حضور علیہ السلام کی مبارک آنکھوں کے سامنے وہ بھی الفاظ تھے جن میں آپؐ نے فرمایا تھا "میں کبھی ان لوگوں کے لئے بددعا نہیں کروں گا میں نے صدائے حق کا بیج بو دیا ہے اور آج نہیں تو کل درخت بن کر پھل لائے گا یہ لوگ اگر بت پرستی پر ڈٹے رہے تو ان کی نسل سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو حق کو قبول کریں گے۔ اور فقط خدائے واحد کی عبادت کے متوالے ہوں گے۔" (مسلم)

غرض کہ دعا نبویؐ کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ جن لوگوں نے پتھر پھینکے تھے خود دوڑے ہوئے آئے کہ حق کے بے پناہ تیروں سے اپنے دلوں کو دونیم کر دیں۔ یہ تیر ان دشمنوں پر کہاں سے چلائے گئے؟ میدان جنگ میں؟ نہیں خدا کی مقدس عبادت گاہ کے صحن میں۔ جن لوگوں نے منجنیق کے پتھروں سے اپنی دیواروں کو بچا لینے کا بندوبست کر لیا تھا وہ ان تیروں سے اپنے دلوں کو نہ بچا سکے۔ ایسا کیونکر ہوا اس لئے کہ آنحضورؐ کے اسوۂ حسنہ نے کالحجارۃ اور اشد قسوۃ دلوں کو بھی موم بنا کر پگھلا دیا۔ غرض کہ جس قلعۂ طائف کو مومنوں کی منجنیق کئی دن متواتر سنگ باری کر کے فتح نہ کر سکی اس کے بسنے والوں کو آنحضرتؐ کے خلق عظیم نے چند گھنٹوں میں فتح کر لیا۔ سچ کہا ہے کسی نے لوہے کی تلوار کو سپر پر روکا جا سکتا ہے لیکن محبت کی تلوار کے لئے کوئی سپر نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کے نتیجہ میں یہ وفد دین حق کو قبول کرنے کے بعد واپس لوٹا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشد ترین دشمنوں کو اپنی مقدس عبادت گاہ میں جگہ دی جو کہ اپنے اعمال کے اعتبار سے اس قابل بھی نہیں تھے کہ مدینہ میں قیام کی اجازت پاتے۔ اسی خلق محمدی کو دیکھ کر یہ لوگ قبول حق پر تیار ہو گئے۔ یہی وہ دل جیتنے والا مظاہرہ تھا جس نے اہل طائف کے دل موہ لئے اور اسی واقعہ سے آنحضرتؐ کے خلق عظیم کا پتہ چلتا ہے جو آپؐ دشمنان دین حق کے ساتھ روا رکھتے تھے۔ کتنی عظیم الشان اور بلند مرتبہ ہستی ہیں۔ آپؐ کیلئے ساختہ صدائے درود انسانی دل سے بلند ہوتی ہے

اللھم صل علی محمد وآل محمد

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔" (وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب وڑائچ مرحوم

از مکرم بشارت احمد وڑائچ صاحب۔ لاہور

میرے شفیق والد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب وڑائچ آف قلعہ کالروالا کو ہم سے جدا ہوئے ۹ ستمبر کو دس سال ہو جائیں گے۔

والد محترم ۱۹۰۴ء میں قلعہ کالروالا میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۷ء میں ہمارے دادا جان چوہدری سردار خان سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بچپن میں اکلوتی نرینہ اولاد ہونے کی وجہ سے بزرگوں کے لاڈ پیار کے باعث پرائمری میں ہی پڑھائی ترک کر دی مگر بعد میں قرآن پاک اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کے مطالعہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذہن و علم کو جلا بخشی۔

سب عزیز رشتہ دار غیر احمدی تھے ان کو ہمیشہ احمدیت سے روشناس کراتے رہتے تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ آپ کا احمدیت اور امام وقت کے ساتھ پیار اور محبت کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا۔ جو فدائیت کی حد تک بڑھ گیا۔

قیام پاکستان سے پیشتر کئی بار جلسہ سالانہ پر پیدل قادیان گئے۔ ربوہ میں بھی قریباً ہر جلسہ سالانہ مجلس مشاورت اور دوسرے اجتماعات میں شرکت فرماتے۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی کے طویل خطبات کے اکثر اقتباس زبانی یاد تھے۔ ان اجتماعات کی تفصیلی روئیداد گھر آکر بڑے پیار کے ساتھ بچوں کو اکٹھا کر کے سناتے۔

ایک لمبے عرصہ تک مجلس انصار اللہ کے زعیم رہے اور وفات سے قبل بطور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قلعہ کالروالا خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اولاد کی تربیت پر خاص زور دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج آپ کی ساری اولاد فدائی سلسلہ ہے۔ آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے چوہدری محمد اسلم صاحب ایک لمبے عرصہ سے زعیم انصار اللہ ہیں اور چوہدری غلام سرور صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہیں۔

مرکز سے آنے والے مہمانوں اور مربیان سلسلہ کی بڑی قدر کرتے اور حتی الوسع ان کی خاطر تواضع اور خدمت کرتے۔ گھریلو زندگی بہت سادہ تھی۔ سادہ اور صاف ستھرا لباس پہنتے۔ خدا نے شخصیت رعب دار دی تھی مگر طبیعت میں نہایت درجہ انکساری اور عاجزی تھی کبھی کسی کے ساتھ زیادتی نہ کی۔ مقدمہ بازی سے بے زار تھے اور گاؤں کے اس قسم کے معاملات سے دور رہتے اور اپنے کام سے کام رکھتے تھے۔ نہ خود بازاری قسم کی مجالس میں بیٹھتے اور نہ ہمیں کبھی اس کی اجازت دی۔ آپ کی شرافت دیانت اور راستبازی کی مثال قرب و جوار کے دیہات میں بھی دی جاتی تھی۔ اپنی زندگی میں ہمیشہ سچ کا ساتھ دیا۔ یہی وجہ تھی کہ گاؤں کی پنچائت ہو یا ثالثی مجلس آپ کی رائے کو ہمیشہ اہمیت دی جاتی تھی۔ اپنوں اور بیگانوں میں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

معاشی طور پر نامساعد حالات کے باوجود جماعتی چندوں اور دوسری مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حسب توفیق بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی بھی پوری کوشش کی۔

ہماری والدہ صاحبہ محترمہ کا تعلق چونکہ غیر احمدی خاندان سے تھا مگر کبھی بھی احمدیت قبول کرنے پر مجبور نہ کیا۔ وہ خود آپ کے حسن سلوک اور احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہو کر احمدیت میں شامل ہوئیں اور آج اپنی ہر قیمتی چیز جماعت پر قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔

خدا تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

درخواست دعا

میرے والد صاحب مکرم چوہدری محمد سعید صاحب کافی عرصہ سے سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس کے باعث آج کل کمزوری بہت شدت اختیار کر گئی ہے۔ نیز کچھ گھریلو پریشانیوں سے بھی دوچار ہیں۔ خاندان حضرت اقدس اور بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ والد صاحب کی بیماری سے مکمل شفایابی اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دردِ دل کے ساتھ دعا کریں۔

(خاکسار خالد سعید چوہدری فیکٹری ایریا ربوہ)

نجات کی راہیں

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جلد مرو گے اور دیکھو گے کہ نجات انہی کو ہے کہ جو دنیا کے جذبات سے بیزار اور بری ہیں اور صاف دل تھے۔ میں کہتے کہتے ان باتوں کو تھک گیا۔ اگر تمہاری یہی حالتیں ہیں تو پھر تم میں اور غیروں میں فرق ہی کیا۔ لیکن یہ دل کچھ ایسے ہیں کہ توجہ نہیں کرتے اور ان آنکھوں سے مجھے بینائی کی توقع نہیں لیکن خدا اگر چاہے اور میں تو ایسے لوگوں سے اس دنیا اور آخرت میں بیزار ہوں.....

پس اے نادانو! خوب سمجھو، اے غافلو خوب سوچ لو کہ بغیر سچی پاکیزگی، ایمانی اور اخلاقی اور اعمالی کے کسی طرح رہائی نہیں اور جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر پھر اپنے تئیں (مومن) سمجھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ اپنے تئیں دھوکہ دیتا ہے اور مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے اور رسول کریمؐ کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے اور راست بازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں اور کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔ مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔ سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے۔ جو شخص شرارت اور تکبر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور بدکاری کی دوزخ سے اس جہان میں باہر نہیں وہ اس جہان میں بھی کبھی باہر نہیں ہوگا۔"

(شہادت القرآن صفحہ)

(نظارت اصلاح وارشاد)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کراچی محترم نواب مسعود احمد خاں صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ نواب صاحب مرحوم حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کے صاحبزادے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے داماد اور حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے تھے۔ بزرگ والدین کے سایۂ عاطفت میں خالص دینی اور روحانی ماحول میں پرورش پائی جس کا آپ پر گہرا اثر تھا۔ مرحوم نے اپنی اولاد کی بھی اسی طرح تربیت کی جس کے نتیجہ میں ان کے ایک صاحبزادے نواب منصور احمد خان سوئٹزرلینڈ کے مشن میں مربی انچارج اور دوسرے فرزند نواب مودود احمد خان صاحب جماعت احمدیہ کراچی کے مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ اگرچہ مرحوم حسب نسب کے لحاظ سے نجیب الطرفین تھے لیکن اس خاندانی وجاہت کا کوئی فخر ان کی طبیعت میں نام کو بھی نہ تھا۔ بہت ہی منکسر المزاج۔ غریب پرور اور درویش صفت انسان تھے ان کی انکساری اور بے نفسی اور نمود و نمائش سے پرہیز کا یہ عالم تھا کہ نمایاں ہونے کی کبھی کوشش نہ کی۔ البتہ دین اور سلسلہ کی خدمت کے لئے ایک ادنیٰ خادم کی طرح حاضر رہتے۔

نواب صاحب مرحوم چھ سات سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے اور بالآخر اسی عارضہ سے جاں بحق ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جماعت احمدیہ کراچی اس صدمہ میں مرحوم کے اعزا و اقربا کے ساتھ برابر کی شریک ہے اور بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہے کہ مولا کریم مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(منجانب اراکین جماعت احمدیہ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرے ہم زلف مکرم عبدالرشید چوہدری صاحب ایڈووکیٹ ولد چوہدری عبدالرحیم صاحب ایس۔ڈی او (مرحوم) ساکن ۱۵۔انور سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور مورخہ ۲۲ر جولائی ۱۹۸۴ء ۶ بجے شام حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبولیت رکھتے تھے ضرورت پڑنے پر ہر اک کے کام آنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ بایں درجہ حلقہ احباب بہت وسیع تھا احمدیت کے لئے ازحد غیرت رکھنے والے تھے۔ بہت سے موقعوں پر آپ نے اپنی غیرت کا عملی ثبوت دیا۔ جو حلقہ کے احباب آج تک فخر سے ذکر کرتے ہیں۔

احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچانا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے اور اس میں کبھی پیچھے نہیں رہے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ تین بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور تمام احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا کریں کہ مولا کریم مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادریں لپیٹ کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(محمود احمد۔ ۱۵۔ انور سٹریٹ۔ اسلامیہ پارک لاہور)

ربوہ کو خوبصورت بنائیں

اپنے پیارے امام کی مبارک خواہش کی تکمیل میں ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کی تحریک میں بھرپور حصہ لیں اور اس برسات کے موسم سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائیں۔ (گلشن احمد نرسری) سے پودوں کی درج ذیل اقسام ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں:

شیشم، سری، سفیدہ، جامن، ٹکوما، کنیر، سیمل، سکھ چین، ایپل ایپل، گرمھل، نیم، بکین، انجیر، توت، انار وغیرہ۔

صدران کرام محلہ اور زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ یکم اگست تا ۱۵ر ستمبر اپنے اپنے محلہ میں فعال اور مؤثر سعی کے ذریعہ گھروں۔ گلیوں اور ماحول میں ایک ترتیب کے ساتھ پودے لگائیں۔ تا ربوہ سرسبزی و شادابی کے لحاظ سے ایک معیاری شہر قرار پائے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

مطالبات تحریک جدید۔ سادہ زندگی

زیور "جو عورتیں اس عہد میں اپنے آپ کو شامل کرنا چاہیں وہ کوئی نیا زیور نہیں بنوائیں گی اور جو مرد اس میں شامل ہیں وہ بھی عہد کریں کہ عورتوں کو نیا زیور بنوا کر نہیں دیں گے پرانے زیور کو توڑوا کر نیا بنوانے کی بھی ممانعت ہے۔ لیکن ٹوٹے ہوئے زیور کی مرمت جائز ہے"۔

زیور کے نقصانات: "درحقیقت زیور اقتصادی لحاظ سے ایک نہایت ہی مضر چیز ہے کیونکہ اس میں قوم کا روپیہ بغیر کسی فائدہ کے پھنس جاتا ہے اور دراصل یہ ہی وہ سونا چاندی اکٹھا کرنا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو لوگ سونا چاندی اکٹھا کرتے ہیں قیامت کے دن اس سونے اور چاندی کو گرم کر کے ان کے جسم پر داغ لگایا جائے گا ..... اس لیے زیورات کی کثرت بھی ناپسندیدہ امر ہے۔ ہاں عورت کی اس کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ زیور کو پسند کرتی ہے جس کا قرآن کریم نے بھی یُنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَۃِ میں ذکر فرمایا ہے اسے تھوڑا سا زیور پہننے کی اجازت ہے ..... زیورات ملک کی صنعت و حرفت کی ترقی میں سخت روک ہیں۔ ایک عورت اگر اپنے پاس دس ہزار روپے کا زیور بھی رکھ لیتی ہے تو اس کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ دس ہزار روپیہ تجارت میں لگا دیتی ہے اور پندرہ بیس آدمی پرورش پا جاتے ہیں تو اس سے ملک اور قوم کو بڑا فائدہ پہنچے گا ..... پس زیورات کے بنوانے میں جس قدر احتیاط کی جا سکے وہ نہ صرف امارت و عزت کا امتیاز دور کرنے کے لیے، نہ صرف مذہبی احکام کی تعمیل کرنے کے لیے بلکہ اپنے ملک کو ترقی دینے کے لیے بھی نہایت ضروری ہے"۔ (خطبہ جمعہ ۴ر فروری ۱۹۳۸ء)

(قیادت تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

۱۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب بھٹی پراپرٹی ڈیلر رحمت غربی ربوہ	=			۱۰۲۵/-
۲۔ " " عبدالعزیز صاحب	دارالبرکات	"	"	۱۳۰۰
۳۔ " " سردار خان صاحب	"	"	"	۱۰۰۰
۴۔ " محمود احمد کھوکھر صاحب	"	"	"	۱۰۲۰
۵۔ " راجہ منیر احمد صاحب	باب الابواب	"	=	۱۳۰۱
۶۔ " رانا بشارت الرحمٰن صاحب	"	"	=	۱۰۰۰
۷۔ " چوہدری رحمت علی صاحب	دارالعلوم شرقی	"	=	۱۵۸۸
۸۔ " راجہ عبدالواسع صاحب	" وسطی	"	=	۲۵۰۰
۹۔ " راجہ عبدالرحمٰن صاحب بمعہ اہل و عیال	" غربی	"	=	۱۵۰۰
۱۰۔ " چوہدری غلام حسین صاحب	"	"	=	۱۰۱۰
۱۱۔ " خان عزیز احمد خان صاحب	"	"	"	۵۲۵۰
۱۲۔ " رشید احمد صاحب بھٹی ابن مکرم عبدالرحیم صاحب "		"	"	۱۰۰۰
۱۳۔ " افضال احمد صاحب عابد	"	"	"	۱۰۰۰
۱۴۔ " خواجہ شبیہ احمد صاحب معہ اہل و عیال	"	"	"	۲۰۰۰
۱۵۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب	دارالیمن شرقی	"	"	۱۰۰۰
۱۶۔ " " عنایت اللہ صاحب معہ اہل و عیال	" غربی	"	"	۱۳۶۰
۱۷۔ " " محمد انور صاحب دوکاندار	"	"	"	۱۰/۱۰
۱۸۔ " خواجہ برکات احمد صاحب	ناصر آباد کالونی	"	"	۱۰۰۰
۱۹۔ مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب	"	"	"	۵۰۵
۲۰۔ مکرم غلام محمد صاحب باڈی گارڈ	دارالصدر شرقی	"	"	۶۴۰
۲۱۔ مکرمہ بشریٰ بھٹی عبدالغفور صاحبہ	"	"	"	۵۴۰
۲۲۔ مکرم ملک محمد اسحاق صاحب	"	"	"	۵۰۰
۲۳۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ حافظ عبدالسلام صاحب	دارالصدر غربی	"	"	۵۱۰
۲۴۔ مکرم راجہ محمد نواز صاحب	"	"	"	۶۷۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ پانچ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اسی طرح میرے ماموں مکرم شیخ رشید الدین صاحب فیصل آباد میں بعارضہ معدہ بیمار ہیں۔ (عبدالشکور شاہد۔ دارالنصر شرقی ربوہ)
- خاکسار ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ نیز میرا بیٹا کافی بیمار ہے۔ (عبدالحلیم خاں۔ انسپکٹر تحریک جدید حافظ آباد)
- خاکسار کی والدہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لیے دعا کریں۔ (عبدالقدیر شاہین گنج مغل پورہ لاہور)
- میری اہلیہ محترمہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ عنقریب فیصل آباد ہسپتال میں ان کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز بعض اور پریشانیاں بھی دامنگیر ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔ (فتح محمد خان۔ دارالنصر غربی ربوہ)
- خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم حکیم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ ضلع جھنگ کو گزشتہ جمعہ مورخہ ۲۷ر جولائی کو دل کا دورہ پڑا تھا۔ فوری طور پر ربوہ لایا گیا۔ آج کل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ تمام احباب سلسلہ و بزرگان کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ (محمد سلیم اختر۔ لاہور)

تلاش گمشدہ عینک

خاکسار کی نظر کی عینک دوروز ہوئے منڈی سے گول بازار سے ہوتے ہوئے دارالصدر غربی تک کسی جگہ گر گئی ہے اس کے ڈھکنے پر رؤف بھائی چشمے والے ربوہ" تحریر ہے۔ کسی بھائی کو ملی ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ریاض احمد دفتر صد سالہ جوبلی فنڈ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ جو بصیر ہے وہ جانتا ہے کہ یہ ابتلا تمہیں اور بھی ترقی کی طرف لے جانے والے ہیں

ان آزمائشوں میں تمہارا صبر و استقامت سے اپنے ایمان پر قائم رہنا ضروری ہے، تا تمہاری عظمت لوگوں پر ظاہر ہو

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ سورۃ فرقان کی آیت ۲۱ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ ..... وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ۔ تمہیں دشمنوں کی مخالفت اور ان کے اعتراضات سے گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ ہم نے ابتلاؤں اور امتحانات کا سلسلہ بھی جاری کیا ہوا ہے جن کے ذریعہ ہم کھوٹے کھرے میں امتیاز کر دیتے ہیں .....

مگر فرماتا ہے ان آزمائشوں میں تمہارا صبر اور استقامت سے اپنے ایمان پر قائم رہنا ضروری ہے تاکہ تمہاری عظمت لوگوں پر ظاہر ہو اور یہ کبھی خیال نہ کرو کہ اگر ابتلاء اسی طرح بڑھتے چلے گئے تو شاید تمہاری ہلاکت کا باعث بن جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام حالات کو دیکھ رہا ہے۔ اس میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ تم تو ان ابتلاؤں سے گھبراتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ جو بصیر ہے وہ جانتا ہے کہ یہ ابتلاء تمہاری طاقت کو کچلنے کا باعث نہیں بلکہ تمہیں اور بھی ترقی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ یہی نکتہ مولانا رومؒ نے اپنے اس شعر میں بیان فرمایا ہے ؎

"ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است"

یعنی ہر ابتلاء جو اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں پر آتا ہے اس کے نیچے رحمت الٰہی کا ایک بہت بڑا خزانہ مخفی ہوتا ہے جو اس کی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو مکہ کے بڑے بڑے رؤسا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی کیسی اذیتیں پہنچائیں۔ مگر یہی اذیتیں تھیں جنہوں نے سعید الفطرت لوگوں کی طبائع میں ہلچل مچا دی۔ اور وہ خون کے دریاؤں سے گزرتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ تک آ پہنچے اور انہوں نے آپؐ کے آستانہ پر اپنے سر جھکا دیئے۔ اگر ابتلاء نہ آتے تو شاید (دین حق) کی آواز مکہ کی چار دیواری سے بھی باہر نہ نکلتی۔ مگر ان ابتلاؤں کی وجہ سے اس کی آواز عرب کے کونہ کونہ میں گونجنے لگی اور پھر عرب سے نکل کر دنیا کے کناروں تک جا پہنچی۔ پس ابتلاء قومی ترقی کا ایک اہم ذریعہ ہوتے ہیں .....

پس ابتلاؤں سے گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ انہیں جماعتی ترقی کا ایک اہم ذریعہ سمجھنا چاہیئے اور دعاؤں سے اور گریہ و زاری سے اور نیک اور پاک اعمال سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت کو جذب کرنا چاہیئے۔"

(تفسیر کبیر تفسیر سورۃ فرقان صفحہ ۵۹ تا ۶۱)

خدا کی رحمت

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی رحمت فرمانبرداروں اور راستبازوں پر ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور نیکی اور پاکیزگی کا تحفہ لے کر جاتے ہیں اور شرارتوں اور بدکاریوں سے اس لئے دور رہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ سے بُعد اور حرمان کا موجب ہیں ایسے لوگ ایک پاک چشمہ سے دھوئے جاتے ہیں۔ جس کا دھویا ہوا پھر کبھی میلا اور ناپاک نہیں ہوتا اور انہیں وہ شربت پلایا جاتا ہے جس کے پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہو سکتا انہیں وہ زندگی عطا ہوتی ہے جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی انہیں وہ جنت دیا جاتا ہے جس سے کبھی نکلنا نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے وہ لوگ جو اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوتے اور خدا کے ہاتھوں سے جس کا مسح نہیں ہوتا وہ خدا سے دور جاتے ہیں اور شیطان کے قریب ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے خدا کی طرف آنا چھوڑ دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ نہ ان میں تسلی کی کوئی راہ باقی ہے نہ ان کے پاس دلائل ہیں اور نہ تاثرات۔

(ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۸، ۱۹)

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ:

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایم اے / ایم۔ ایس سی کے درج ذیل شعبہ جات میں داخلے شروع ہیں:۔

(۱) کیمسٹری (۲) شماریات (۳) فزکس (۴) ہسٹری (۵) عربی (۶) تاریخ اور مطالعہ پاکستان (۷) اسلامیات (مع تفسیر۔ حدیث اور فقہ) (۸) انگلش (۹) اکنامکس (۱۰) اردو اور

(۱) ایف۔ ای۔ ایل (صبح و شام) (۱۱) لائبریری اور انفارمیشن سائنس (ڈپلومہ)

داخلہ فارم معہ پراسپیکٹس حبیب بنک اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے دستیاب ہیں۔ فارم داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۶ اگست بروز جمعرات ہے۔ مزید معلومات کیلئے:۔

(۱) ندیم خالد رانا ہوسٹل ۳ ابوبکر غزنوی ہال A/۳ سٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور

(۲) محمد افضل صادق۔ پی ایچ ڈی ۱۹ بہاولپور

مثالی وقار عمل

مجلس اطفال مورخہ ۱۰ اگست بروز جمعۃ المبارک ایک مثالی وقار عمل منعقد کریں جس میں تمام اطفال کی شمولیت ضروری ہے اس کے لئے کسی مناسب جگہ کا انتخاب کریں وقار عمل کی رپورٹ مرکز کو جلد ارسال فرمادیں

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مکان برائے فروخت

دس مرلہ رقبہ میں ایک عدد مکان جس میں دو دکانیں تین کمرے اور برامدہ ہے بجلی اور سوئی گیس کی سہولت ہے ریلوے روڈ دارالرحمت غربی میں نزد Swimming pool واقع ہے خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

فہمیدہ لطیف شیخ c/o
مولوی انعام الحق کوثر صاحب
مکان نمبر ۱۶/۴ دارالرحمت وسطی ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ اگست

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے

منیجر دواخانہ حکیم نظام جان، کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ، فون: 558

گولڈن چانس

ایک عدد سوزوکی پک اپ ماڈل ۱۹۸۱ء، پرائیویٹ استعمال شدہ کریم کلر، اے ون کنڈیشن میں فروخت کے لئے موجود ہے۔

رابطہ کیلئے:

شاہ جی ٹینٹ سروس
کالج روڈ، ربوہ

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
British airways
PHONE : 493
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.